سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشن و موقف پر

دورانِ اسیری لکھی گئی ایک لازوال و بے مثال تحریر بنام

سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مشن کیا ہے؟

مصنف

جرنیل اہلسنت، جبلِ استقامت

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ اصحاب بدر 313

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے لئے ایک عظیم تحفہ

جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا اعظم طارق شہیدؒ

کی اسیری کے دوران لکھی گئی نایاب تحریر بنام

سپاہ صحابہؓ کا مشن کیا ہے

سپاہ صحابہ کی مشن کو سمجھنے کیلئے ہر ساتھی کی ضرورت

☆

رابطہ 03121101991 ,03368213012

☆

ناشر

سفیان اکیڈمی کراچی

☆ ☆

Scanned with CamScanner

-----☆☆☆☆ -----

کتاب: سپاہ صحابہؓ کا مشن کیا ہے

تصنیف: جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا اعظم طارق شہیدؒ

تعداد: ۲۲۰۰

ناشر: سفیان اکیڈمی کراچی

رابطہ ابوسفیان: 03368213012

-----☆☆☆☆ -----

☆ ☆

Scanned with CamScanner

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	خطبہ	۱
۲	تمہید	۱
۳	مخلص ناکام نہیں ہوتے	۳
۴	اخلاص کیا ہے ؟	۳
۵	اخلاص پیدا کب ہوتا ہے ؟	۴
۶	مشن کی صداقت پر یقین	۵
۷	سپاہ صحابہؓ کا مشن کیا ہے ؟	۵
۸	سپاہ صحابہ کا مشن غلبہ اسلام ہے	۶
۹	غلبہ اسلام کے لئے کردار صحابہ لازم ہے	۷
۱۰	کارکنوں کو نصیحت	۸
۱۱	صحابہ کا سپاہی منافق نہیں ہوتا	۹
۱۲	تزکیہ نفس	۱۰
۱۳	شیعہ سے ہمارا اختلاف	۱۱
۱۴	جماعت اور بھیڑ میں فرق	۱۳
۱۵	کامیابی اطاعت امیر میں ہے	۱۴
۱۶	امراء بھی کام مشورہ سے کریں	۱۴
۱۷	کفریہ نظریہ کے خلاف ایک ردعمل	۱۶
۱۸	سپاہ صحابہؓ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟	۱۶
۱۹	دوسری دینی جماعتوں کی موجودگی میں سپاہ صحابہؓ کی کیا ضرورت تھی؟	۱۶

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۲۰	سپاہ صحابہؓ کے مقاصد واہداف	۱۹
۲۱	پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے	۲۰
۲۲	خلفائے اسلامؓ کے ایام وفات وشہادت	۲۱
۲۳	شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا	۲۲
۲۴	نظام خلافت راشدہ کا احیاء	۲۳
۲۵	قومی اعزازات اعیان امت کے نام سے معنون ہونے چاہئیں	۲۵
۲۶	انبیاءؑ، صحابہ کرامؓ، اہلبیت عظامؓ کے گستاخ کو سزائے موت ہونی چاہیے	۲۵
۲۷	حاصل گفتگو	۲۶
۲۸	لمحہ فکریہ :	۲۶
۲۹	حدیث نبوی ﷺ	۲۷
۳۰	زمانہ فساد میں نجات کا راستہ اور دین کے لئے معیار حق صحابہ کرامؓ ہیں	۲۸

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

Scanned with CamScanner

﴿ سپاہ صحابہ کا مشن کیا ہے؟ ﴾

خطبہ:

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولنا محمدا عبدہ ورسولہ .....

اما بعد....

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون . (پارہ۱۰سورۃالتوبہ آیت۳۳)

وقال تبارک وتعالی..

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین .. (پارہ۴سورہ آل عمران آیت۱۳۹)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم.. ید اللہ علی الجماعۃ..وقال علیہ الصلوۃ والسلام.. انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی ...او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام..صدق اللہ العظیم..وصدق رسولہ النبی الکریم..ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین.. والحمد للہ رب العلمین..

تمہید:

سپاہ صحابہ کے غیور کارکنو !

سپاہ صحابہ کی عمر چودہ سال ہورہی ہے۔ اور چودہ سال کے عرصہ میں اس نو عمر

جماعت پر، جس قسم کی پریشانیاں، مصائب و آلام اور آزمائشوں کے لمحے آئے وہ اگر کسی پرانی جماعت پر آتے تو وہ نہ صرف ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہوتی بلکہ وہ اپنا وجود تک کھو بیٹھی ہوتی۔ کیونکہ منظم سے منظم جماعت کو بھی جب مسلسل قیادتوں سے محروم کیا جا رہا ہو۔ قیادت سے لے کر عام کارکن تک کو آرام و سکون سے کام کرنے اور اپنے پیغام کو آگے بڑھانے کا موقع دینے کے بجائے قدم قدم پر روکا جا رہا ہو، زبان بندیوں، ضلع بندیوں اور نظر بندیوں کے ذریعہ زبانوں پر تالے کانفرنسوں اور جلسوں کی راہوں پر پولیس ناکے لگائے جا رہے ہوں تو کوئی کسی کو اپنی بات کیسے سنا سکتا ہے اور درد دل آشنا کیسے کر سکتا ہے۔

صرف اسی پر بس نہیں ایک طرف اسلام کا ازلی دشمن، راکٹ لانچروں اور بموں سے مسلح ہو کر حق و صداقت کی بلند ہونے والی صدا کو خاک و خون میں تڑپاتا چلا جاتا ہے اور حق کی آواز پر لبیک کہنے والے نمازیوں، طالب علموں اور معصوم بچوں تک کو گولیوں سے چھلنی کیے جاتا ہے تو دوسری طرف وقت کے حکمران لاقانونیت اور انتقام کی راہ اختیار کر کے کفر و ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے والوں ہی کو عقوبت خانوں اور زندانوں کا مہمان بنانے، ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کے زیور پہنا کر کئی کئی ماہ تک سورج کی روشنی تک سے محروم کر کے، کال کوٹھریوں میں بند رکھنے میں اور ملاقاتوں پر کلی طور سے پابندیاں عائد کرنے میں مصروف ہوں، صرف اسی پر بس نہیں درجنوں کارکنوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں عوام کے محافظ کہلانے والوں کے ہاتھوں قتل کرانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہوں تو کیا ایسی حالت میں کسی جماعت کا زندہ رہنا ممکن ہے ۔۔؟

مگر یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامت ہے، کارکنوں اور قیادت کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ سپاہ صحابہ آج بھی اسی طرح میدان عمل میں موجود ہے، اپنے مشن اور نصب العین کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے جس طرح پہلے تھی۔

Scanned with CamScanner

مخلص ناکام نہیں ہوتے :

اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ دین کا کام کرنے والے لوگ اور خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والی جماعتیں ہر میدان کی فاتح ہوا کرتی ہیں اور ان کے پایہ استقلال میں حوادثات زمانہ اور فرعونوں کے مظالم لغزش پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

جو جماعتیں دولت اخلاص سے مالا مال ہوتی ہیں، عروج و سربلندی ان کا مقدر ہوتی ہے۔ ناکامی و نامرادی، باہمی اختلافات اور دھڑے بندی کا منحوس سایہ ان سے دور رہتا ہے۔ اخلاص ہی وہ جذبہ ہے جو قیادت کو ایک کارکن کے دکھ سکھ میں شریک کرتا ہے اور کارکن کو قیادت پر قربان ہونے کا سبق پڑھاتا ہے۔ اخلاص وہ شجر سایہ دار ہے کہ جس پر کبھی خزاں کا موسم نہیں آتا اور ایسا چشمہ صافی ہے کہ جس سے ایک دنیا سیراب ہوتی ہے مگر نہ اس کا پانی خشک ہوتا ہے نہ ذائقہ بدلتا ہے۔

اخلاص کیا ہے ؟

کسی بھی دینی کام کو اس نیت سے سرانجام دینا کہ میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے اخلاص کہلاتا ہے۔

جب دین کی خدمت کا مقصد رضاء الٰہی کا حصول قرار پا جائے تو پھر نہ مالی مفاد دنیاوی منصب اور نہ عہدہ کی خواہش انسان کے پاؤں کی زنجیر بننے میں کامیاب ہوتی ہے نہ اولاد نہ اعزہ نہ اقرباء نہ دوستوں کی محبت اسے غلط کام پر آمادہ کر سکتی ہے نہ عزت و شہرت کی بھوک اسے ستاتی ہے نہ غربت و افلاس کا غم اس کے قریب پھٹکتا ہے۔

یہ اخلاص ہی ہے جو عقوبت خانوں کے مظالم اور ظلم و تشدد کے کوڑوں میں لذت آشنائی اور رخ جمال یار کا دیدار کرنے جیسی پرکیف اور وجد آفریں مسرت سے سرشار کر دیتا ہے۔

اور بقول شاعر:

بڑھتا ہے ذوق جرم یاں ہر سزا کے بعد

کا مصداق بنا دیتا ہے، ہاں ہاں یہ اخلاص ہی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو نارِ نمرود میں چھلانگ لگانے اور بلال ؓ کو دہکتے انگاروں پر احد احد کے نعرے لگانے پر مجبور کر دیتا ہے، یہ اخلاص ہی کا کرشمہ ہے جو مکہ کے چوک میں تختہ دار کی طرف جاتے ہوئے خبیب ؓ سے کہلاتا ہے

ولست اُبالی حین اُقتل مسلما

علی ای شق کان للہ مصرعی

ترجمہ: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے جب کہ اسلام قبول کرنے کے جرم میں قتل کیا جا رہا ہوں۔۔ کہ اللہ کے لئے مجھے کیسے تڑپایا جائے گا۔

اخلاص پیدا کب ہوتا ہے ؟

اخلاص اس وقت انسان کے قلب و ذہن میں راسخ ہوتا ہے جب اس کے سامنے روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ میرا مشن اور نظریہ حق ہے، میں جس کام کے لئے قدم آگے بڑھا رہا ہوں وہ دین کی ایسی خدمت ہے کہ اس وقت اس سے بڑھ کر دین کی خدمت کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ میرا دین اس وقت مظلوم ہے اور اللہ کا یہ آخری دین دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر پکار پکار کر کہہ رہا ہے ان تنصروا اللہ ینصرکم آؤ میری مدد کرو، اگر تم اللہ کی یعنی اس کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا لہٰذا میرے دین نے مجھے پکارا ہے اور اس آواز پر لبیک کہنا مجھ پر فرض ہو چکا ہے۔ اب میری زندگی شریعت محمدی کی امانت ہے میں جب تک زندہ رہا اس دین کی حفاظت کیلئے کمربستہ رہوں گا اور میری موت بھی اس دین حق کی پاسداری میں شہادت کی صورت میں آئے گی غرضیکہ اخلاص کامل اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب انسان کو اپنے موقف کی سچائی پر اتنا یقین ہو کہ وہ اس کے مقابل انسان تو انسان کسی فرشتہ کی بات کرنے پر بھی تیار نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

مشن کی صداقت پر یقین :

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل و بصیرت کی نعمت سے نوازا ہے وہ اس کے ذریعہ اپنے نفع اور نقصان، دوست اور دشمن کے مابین تمیز کرتا ہے اور حق و باطل میں پہچان پیدا کرتا ہے۔ کچھ باتیں انسان کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں، کچھ سننے سے اور کچھ سمجھنے سے۔ جب اس کے یہ تینوں ذرائع کسی بات کی صداقت پر متفق ہو جاتے ہیں تو پھر وہ اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور جب کسی نظریہ کی صداقت انسانی قلب و دماغ پر ثبت ہو جاتی ہے تو پھر وہ اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ اسے اس نظریہ کے مخالفین کے سامنے بیان کیا جائے تاکہ وہ اسے قبول کرلیں۔

سائنسی اور طبی اور تحقیقی نظریات کی صداقت کے واضح ہو جانے کے بعد انسان کا اسے بیان کرنے سے خاموش رہنا ممکن ہے وہ مصلحت کا راستہ اپنانے پر مجبور ہو سکتا ہے۔ مگر دین اور مذہب پر مبنی نظریات کی صداقت جب انسان کے رگ و ریشے میں سما جاتی ہے پھر تو اس مومن حق کا خاموش رہنا ممکن ہی نہیں ہوتا پھر وہ جنگلوں میں، آبادیوں میں، شہروں میں، ویرانوں میں، چمنستانوں میں، زندانوں میں آذان حق کا فریضہ سرانجام دینے پر مجبور و بے قرار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا علاج نہ تو کوئی ڈاکٹر کر سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کسی ناصح کی تقریر و وعظ کا اثر ہوتا ہے۔ ہاں! وہ شخص اس بپھرے ہوئے شیر کو قابو میں لا سکتا ہے جس کے پاس دلائل کے ایسے ہتھیار ہوں اور حقائق کے ایسے آفتاب ہوں کہ جو ایسے شخص کی سوچ کے دھارے کو بدل دیں اور اس کی آنکھوں کو دھوکہ اور فریب کی پٹیوں سے نجات دلا کر حقائق کی اس واقعی روشنی سے منور کر دیں کہ جس کا نور کسی تاریکی سے ماند نہ پڑ سکتا ہو۔

سپاہ صحابہؓ کا مشن کیا ہے ؟

میری اب تک کی گفتگو سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اخلاص کی دولت اس کو نصیب ہوتی ہے جسے اپنے مشن کی صداقت پر کامل یقین ہو اور مشن کی صداقت پر یقین

Scanned with CamScanner

تبھی ہوتا ہے جب دلائل و حقائق ایسے ہوں کہ جنہیں جھٹلایا نہ جا سکتا ہو۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کے کارکنوں میں جو کرنٹ اور جوش و جذبہ کی ایک لہر پائی جاتی ہے اور وہ جیلوں ہتھکڑیوں اور موت سے بھی خوف زدہ ہونے کو تیار نہیں ہیں، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنے مؤقف کی صداقت پر اتنا یقین ہے کہ شاید سورج کے وجود اور روشنی پر اتنا یقین نہیں ہوگا۔ اس یقین کی دولت نے انہیں اس حق کی راہ پر ڈالا ہے، جس پر گامزن ہو کر اب ان کی منزل شہادت یا مشن کی تکمیل قرار پا چکی ہے۔

میں سپاہ صحابہ کے مخالفین سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس جماعت کے کارکنوں کو تشدد اور قتل و غارت گری یا ریاستی جبر کے ذریعہ مرعوب کر کے مشن حق سے دور کرنے کی پر حماقت سوچ سے نجات حاصل کریں، کیونکہ عملاً وہ گزشتہ دس سال سے اس ہتھیار کو بار بار آزما کر دیکھ چکے ہیں کہ ناکامی ان کا مقدر ہے اور ادھر

''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''

والی کیفیت ہے اگر وہ سپاہ صحابہ کا راستہ روکنا چاہتے ہیں تو دلائل سے اس کا مؤقف غلط ثابت کریں، حقائق و واقعات کی بنیاد پر اس کے حوصلوں کو شکست دیں اور جذبوں کو پست کریں اور اگر خود وہ بھی اس کے مؤقف و مشن کی حقانیت کو پہچان جائیں تو پھر تعاون کریں اگر ان کی مجبوریاں ایسا کرنے کی اجازت نہ دیتی ہوں تو پھر کم از کم مخالفت نہ کریں۔

سپاہ صحابہ کا مشن غلبہ اسلام ہے:

سپاہ صحابہ کا مشن کسی عام شخص کی ذہنی اختراع یا کسی نام نہاد مفکر کی سوچ پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس کا مشن وہی ہے جو چودہ سو سال قبل حضرت محمد ﷺ کو دے کر مبعوث کیا گیا تھا جسے قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون.

Scanned with CamScanner

کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ دین حق کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کردیں اور اگر چہ یہ بات مشرکوں پہ ناگوار گزرے۔

چونکہ یہ ساری کائنات اللہ کی مخلوق ومملوک ہے اس لئے اس خالق ومالک کی منشاء یہ ہے کہ اس کی مخلوق حضرت انسان اس کی زمین میں اس کے نظام پر عمل پیرا ہو۔ اللہ کا نظام اسلام ہے اور اس پر چلنے سے ہی انسانوں کی دنیا اور آخرت سنور سکتی ہے۔ اسلام کے دم قدم ہی سے یہ دنیا جنت کا منظر اور سلامتی کا گھر بننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انسان کسی دوسرے انسان کا تو کیا جاندار اور غیر جاندار کا خیر خواہ اس وقت بن سکتا ہے جب وہ اسلام کی اعلیٰ وارفع تعلیمات پر عمل پیرا ہو ورنہ انسان طمع ولالچ اور خواہشات نفسانی کا غلام بن کر اس جہاں کو جہنم نظیر بنا دیتا ہے اور کشت وخون کا بازار گرم کر کے فساد فی الارض کی اس پیشین گوئی کی تکمیل کرنے لگ جاتا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت فرشتوں نے کی تھی۔

جبکہ آدم علیہ السلام کی خلافت فی الارض کا مقصد ہی زمین کو نظام الٰہی کی برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ ور کرنا تھا۔ سارے انبیاء علیہم السلام اسی پیغام کو لے کر دنیا میں آتے رہے کہ اے خواہشات کے بتوں کی پوجا کرنے والو، اے رحمٰن کی راہ سے ہٹ کر شیطان کی راہوں پر سرپٹ دوڑنے والے انسانو، واپس پلٹو اور صراط مستقیم پر گامزن ہو جاؤ۔ غرضیکہ غلبہ اسلام تمام انبیاء علیہم السلام کا بھی مشن تھا اور اس مشن کی تکمیل آپ ﷺ کے ہاتھوں ہوئی۔

غلبہ اسلام کے لئے کردار صحابہ لازم ہے :

پیغمبر اسلام ﷺ نے اسلام کے غلبہ کے لئے جس چیز پر سب سے زیادہ محنت کی وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے۔ دوسرے لفظوں میں صحابہ آپ ﷺ کی

محنت کا شاہکار ہیں اور آپ ﷺ کے خون پسینہ کی کمائی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے خوابوں کی تعبیر ہیں اور آپ ﷺ کی جہد مسلسل کا ثمرہ اور نتیجہ ہیں۔

آپ ﷺ نے اس جماعت کو قرآن کی تعلیمات سے آراستہ کر کے اور ان کے قلوب کا تزکیہ فرما کر انہیں ایک ایسی مثالی فوج اور فرمانبردار جانثاروں کی شکل میں ڈھالا کہ پھر اس جماعت کو لے کر جب آپ ﷺ میدان عمل میں اترے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ ﷺ کے قدم نہ روک سکی اور دیکھتے ہی دیکھتے صرف بیس سال کے عرصہ میں قیصر و کسریٰ جیسی طاقتور قوتیں اور مادی وسائل وافرادی قوت سے مالا مال حکومتیں گھٹنے ٹیکتی چلی گئیں۔

یہ محبت رسول ﷺ اور تربیت نبوی ہی کا اثر تھا کہ مال، دولت، جائداد، جاگیر، عہدہ، منصب، اقتدار، حکومت کی خواہش وطلب اس مقدس جماعت کے دلوں سے رخصت ہو چکی تھی، ان کا سونا، جاگنا، لڑنا، صلح کرنا، دن کو گھوڑے کی پشت پر بیٹھنا، رات کو مصلی پر کھڑا ہونا، حتی کہ ان کا جینا اور مرنا صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے تھا اور جس قوم میں یہ خوبیاں پیدا ہو جائیں پھر اس کا راستہ روکنا کسی کے بس کا روگ نہیں رہتا ہے۔

کارکنوں کو نصیحت :

میں اس موقع پر سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ تم ان صحابہ کرام کے سپاہی ہو جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے غلبہ کے لئے تیار کیا تھا۔ تم اس مقدس جماعت کے نوکر کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہو، جسے اللہ کی طرف سے سلام آئے جنہیں مومن حق قرآن نے کہا جنہیں مفلحون راشدون مھتدون کے تمغے بارگاہ ایزدی سے نصیب ہوئے، جنہیں رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ ملا، اور جنت کا ٹکٹ ان کے ہاتھوں میں تھما دیا گیا۔ لہذا آج اگر تم بھی غلبہ اسلام کو اپنا مشن بنا کر اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی بن کر کامیابی کی منزل پانے کے خواہاں ہو تو پھر تمہیں اپنے

Scanned with CamScanner

کردار کا جائزہ لینا ہوگا۔ پھر تمہیں اپنی سیرت وصورت میں لازمی تبدیلی لانا ہوگی، پھر تمہیں ہنود و یہود، نصاریٰ و مجوس کی طرز زندگی پر لعنت بھیج کر حضرت بلال حبشیؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ جیسے سرفروش صحابہ کرام کی اداؤں کو اپنانا ہوگا۔ آج اگر کسی نوجوان کو محمد عربی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شکل وصورت اور تہذیب وثقافت اپناتے ہوئے گھن آتی ہے، محنت ومزدوری سے رزق حلال کماتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتی ہے، بے حیائی اور فحاشی کو خیر باد کہتے ہوئے اس کا دل دکھتا ہے، فرائض اسلام کی ادائیگی بوجھ محسوس ہوتی ہے، اخلاقی بیماریوں کا علاج کرانے کو جی نہیں چاہتا، تو پھر ایسے نوجوان سے میں بصد معذرت عرض کرتا ہوں کہ وہ اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی ہونے کا دعویٰ مت کرے اور اپنے کردار سے اس مقدس جماعت کی بدنامی کا باعث بننے کی کوشش مت کرے کیونکہ ایسے شخص کو ان اعلیٰ اور ارفع شخصیات کی طرف خود کو منسوب کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

صحابہ کا سپاہی منافق نہیں ہوتا :

میں مزید وضاحت کے ساتھ تمام کارکنوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ الگ تنہائی میں بیٹھ کر خوب غور وفکر کریں اور بار بار اس بات کو سوچیں کہ کہیں ہم منافقت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے ہیں۔ یعنی ہماری زبانوں پر جو نعرے ہیں اور ہمارے ہاتھوں میں جو پرچم ہے ہمارا عمل اس کے برعکس تو نہیں ہے، مثلاً ایک شخص زبان سے غلبہ اسلام اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کا نعرہ بلند کرتا ہے مگر عمل سے وہ ثابت کرتا ہے کہ میں خود رزق حرام کو ترک کر سکتا ہوں نہ نماز پابندی سے ادا کر سکتا ہوں اور نہ ہی فحاشی اور عریانی سے اجتناب کر سکتا ہوں اور نہ ہی مجھے سنت نبوی ﷺ وسیرت صحابہ رضی اللہ عنہم پر عمل کرنا اچھا لگتا ہے۔ تو کیا ایسا بدعمل انسان تضاد عملی کی جیتی جاگتی تصویر نہیں ہے۔ یقیناً ایسا شخص عملی منافقت کا مجسم پیکر ہے اور اس کی کسی بھی اچھی بات کا کوئی اثر نہیں ہوگا ممکن ہے وقتی طور پر چند لوگ اس کی باتوں سے متاثر ہو جائیں مگر یہ باتیں دیرپا ثابت نہیں ہو سکتیں ہیں۔

لہٰذا میں تمام کارکنان سپاہ صحابہ سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ منافقت عمل کا شکار نہ ہوں بلکہ ایک مومن حقیقی کی تصویر بن کر سامنے آئیں۔

میرے عزیز ساتھیو ! بعض لوگ اپنی ذاتی کمزوریوں اور نفس و شیطان کی سکھائی ہوئی ناقص و پرفریب دلیلوں کے ذریعہ یہ کوشش کرتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے کہ آخر ان پر اس قدر زور کیوں دیا جارہا ہے، کہ وہ اپنی سیرت و صورت کی تبدیلی پر توجہ دیں لیکن طالبان افغانستان کی تازہ مثال آپ کے سامنے ہے کہ کامیابی ہمیشہ انہی لوگوں کی جوتیوں پر سر رکھتی ہے جو کردار کے پختہ اور عزم مصمم کے مالک ہوں۔

کیا آج طالبان افغانستان ترقی و خوشحالی کے نام پر اگر یورپ کی تجاویز کو تسلیم کر لیں تو ان کی غربت و افلاس اور بظاہر پیدا شدہ مشکلات دور نہیں ہو سکتی ہیں، کیا امریکہ اور اس کے حواری طالبان کو امن پسند اور ترقی پسند جیسے خوبصورت القابات سے نوازنے کو تیار نہ ہوں گے اور انہیں دنیا بھر کے ممالک تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوں گے۔

یقیناً یہ سب ممالک ایسا کرنے کو تیار ہوں گے مگر طالبان کا ان کی شرائط کو ماننا خود کشی کے مترادف ہوگا کیونکہ انہیں کامیابی اور کامرانی، امن اور استحکام، عزت اور نیک نامی صرف اور صرف اسلام کے باعث نصیب ہوئی ہے۔

میرا مقصد اس مثال سے یہ ہے کہ جب ہم دعویٰ دار ہیں اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی ہونے کے تو پھر ہمیں عملاً ان کا سپاہی بننے سے شرم کیوں آتی ہے۔ شرم تو ہمیں اس بات پر آنی چاہئے کہ ہم جو دعویٰ کر رہے ہیں، ہمارا عمل اس کے برعکس ہے، لہٰذا ہمیں عملی منافقت کو جس قدر جلد ممکن ہو خیر باد کہنا ہوگا۔

تزکیہ نفس :

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ۔ (پارہ۴، آل عمران آیت ۱۶۴)

کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان میں اپنا رسول ﷺ انہیں میں سے مبعوث کیا، تا کہ وہ اللہ کا رسول ﷺ اللہ کی آیات کو پڑھ کر سنائے اور ان کا تزکیہ کرے۔

یہ تزکیہ نفس کیا ہے۔ یہ روح کی بیماریوں کے علاج کا نام ہے جس طرح انسان کا جسم مختلف بیماریوں کا شکار ہوتا ہے اسی طرح انسانی روح بھی بیمار ہوتی ہے۔ روح کی بیماری کی علامت یہ ہیں۔ گناہوں کی طرف رغبت اور حرام چیزوں کی طرف توجہ، حلال چیزوں سے دوری کے احساسات دل میں انگڑائیاں لیتے رہتے ہیں۔ جب یہ بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔۔ تو دلوں میں محبت، الفت اور ایثار قربانی کے پاکیزہ احساسات حرام سے نفرت، فحش باتوں سے گھن، بری محافل ومجالس سے دوری، اور برے مناظر سے نفرت اور وحشت ہونے لگتی ہے۔ دل یادِ خدا سے آباد ہونے لگتا ہے، اور عبادت میں ایسی لذت نصیب ہوتی ہے کہ اس کے سامنے ساری دنیا کے غم پریشانیاں اور حوادث ایک بے حقیقت چیز بن کر رہ جاتے ہیں۔

لہٰذا ضروری ہے کہ اہل اللہ یعنی پابند شرع ولی اللہ فرشتہ صفت انسانوں کی صحبت تلاش کی جائے اور کامل حضرات کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر سابقہ گناہوں سے استغفار کر کے آئندہ طاعات پر عمل پیرا ہونے اور منہیات سے بچنے کا عہد کیا جائے پھر حتی الامکان اس عہد کو نبھایا جائے جہاں کہیں عہد شکنی ہو وہاں فوراً اس کا ازالہ کر کے پھر اس راہ پر سفر شروع کر دیا جائے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ اگر ہم لوگ اپنے ظاہر و باطن کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق سنواریں گے تو ہم اپنی منزل پر سالوں میں نہیں مہینوں میں پہنچ جائیں گے۔

شیعہ سے ہمارا اختلاف :

میری ان معروضات سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے جب ہمارا مشن و نصب العین اسلام کا غلبہ ہے تو پھر ہمیں جہاد، انقلاب یا سیاست کے ذریعہ اسلام غالب کرنے کے لئے کام کرنا چاہئے۔ پھر ہمارا شیعہ سے اختلاف کیوں ہے؟ ہم کہیں ایک بے مقصد عنوان پر تو

Scanned with CamScanner

اپنی توانائیاں خرچ نہیں کر رہے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی شخص منزل مقصود کی طرف بڑھتا ہے تو بعض اوقات اس کے راستے میں رکاوٹ بن کر کوئی پہاڑ، دیوار یا ندی نالے حائل ہو جاتے ہیں، چنانچہ وہ شخص اس رکاوٹ کو ہٹانے کے لئے اپنی توانائیاں صرف کرنے لگ جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اسے یہ کہے کہ تم نے جانا تو منزل پر تھا مگر دیوار توڑنے میں مصروف ہو گئے ہو تو اس کا جواب دیا کہ ہم منزل ہی کی طرف بڑھ رہے ہیں، یہ رکاوٹ درمیان میں آ گئی تھی اسے دور ہٹا رہے ہیں تاکہ جلد منزل پر پہنچ جائیں۔

میرا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں نظام خلافت راشدہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اگر کوئی حائل ہے تو وہ شیعہ ہے۔ کیونکہ جو نظام خلافت ہمارا آئیڈیل ہے، ہمارا مطلوب ہے وہی نظام شیعہ کے نزدیک ظلم، جبر، کفر اور ارتداد کا نظام ہے۔ آج غیر مسلم حکمران تو نظام خلافت راشدہ کی تعریف کرتے ہیں مگر شیعیت اسے بدنام کرنے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہے۔ لہٰذا شیعہ کی ناپاک سازشوں کا خاتمہ بھی غلبہ اسلام ہی کا ایک حصہ ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم جس نظام کو غالب کرنے کے خواہاں ہیں یعنی اسلام کا نظام، شیعہ نے اسی نظام کی شکل و ہیئت کو بدلنے کی کوشش شروع کر رکھی ہیں۔ کہیں وہ اسلام کی بنیاد توحید کا انکار کرتے ہیں تو کہیں انبیاء علیہم السلام کے تقدس و شرافت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ کہیں وہ قرآن کریم کو محرف و مبدل ثابت کر کے مسلمانوں کا رشتہ اس سے کاٹنا چاہتے ہیں، تو کہیں بارہ اماموں کو معصوم قرار دے کر ان پر وحی کا نازل ہونا ثابت کر کے اور انہیں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے کے اختیارات سونپ کر دین کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جن اصحاب رسول ﷺ کے ذریعہ دنیا میں اسلام غالب ہوا ہے وہ انہیں معاذ اللہ کافر و بے ایمان تک قرار دے کر صبح و شام ان پر لعنت و ملامت میں مصروف ہیں۔

اب شیعہ کی طرف سے اسلام کے وجود پر پے در پے کئے جانے والے حملوں کو روکنا اور اسلام کا دفاع کرنا بھی غلبہ اسلام ہی کے زمرے میں آتا ہے، کیونکہ جس طرح ایک عمارت کو بلند سے بلند تعمیر کرنا عظیم مقصد ہوتا ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں دفاع کا کام تعمیر سے زیادہ اہم ہوتا ہے اور سپاہ صحابہ کا بچہ بچہ کشمیر، افغانستان، فلپائن، کوسوو، چیچنیا، فلسطین وغیرہ کے مجاہدین اسلام کے ساتھ جہاد میں حتی الامکان شریک ہونے پر ہر لمحہ تیار ہے مجھے اس بات پر فخر ہے کہ آج کشمیر میں ہمارے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد آزادی کی جنگ لڑ رہی ہے۔

اسی طرح افغانستان میں اولاً روس کے خلاف اور اب روسی ایجنٹوں کے خلاف برسرپیکار ہے، گویا کہ سپاہ صحابہ نوجوانوں کا ایک ایسا لشکر جرار تیار کرنا چاہتی ہے جو جہاد، سیاست، انقلاب اور اسلام کے غلبہ کے لئے چلنے والی کسی بھی تحریک کا ہراول دستہ ہو۔

جماعت اور بھیڑ میں فرق :

ان عظیم مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہماری صفوں میں زبردست نظم وضبط ہو اور ایک دوسرے کے ساتھ ایسا مربوط و مضبوط رابطہ ہو کہ کسی بھی بڑے سے بڑے کام کی انجام دہی کے موقعہ پر ہم متحد و متفق ہو کر آگے بڑھیں اور کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیں۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ چند لوگ ایک قدم ایک آواز ہو کر اگر کام کریں تو وہ ان لوگوں کے کام سے کہیں زیادہ بہتر اور کامیاب ہوگا جن کی آوازیں مختلف ہوں اور سوچ الگ الگ ہو۔

مثلاً دس آدمی مل کر ایک عمارت بنانا چاہیں اور باہمی مشورہ سے کام کریں اور اپنی اپنی ڈیوٹی صحیح طریقہ سے سرانجام دیں تو وہ ان لوگوں کے مقابل کہیں جلد کامیاب ہونگے جو تعداد میں ایک ہزار ہیں اور وسائل بھی ان کے پاس کثیر ہیں مگر ان کا آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں ہے اور باہمی مشورہ کا فقدان ہے بلکہ ایسے لوگ عمارت کی تعمیر تو کیا الٹا تخریب کا باعث ہوں گے۔

Scanned with CamScanner

اسی طرح مسجد میں چند لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں جماعت کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ایک امام کی اقتدا میں کھڑے ہوتے ہیں۔ بازار میں ہزاروں لوگ ہوتے ہیں تو اسے رش اور بھیڑ کہا جائے گا جماعت نہیں کیوں کہ نہ ان کا مقصد ایک ہے نہ کوئی امیر ہے اور نہ کوئی امام ہے۔

کامیابی اطاعت امیر میں ہے :

جماعت نام ہی امیر کی اطاعت کا ہے۔ آپ نماز باجماعت ہی کو دیکھیں کہ جو شخص امام کی اقتداء کرنے سے قاصر ہے یعنی امام سے قبل رکوع وسجود میں چلا جاتا ہے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اس طرح جو امیر کی اطاعت سے سرتابی کرتا ہے وہ دراصل جماعت سے نکلنے کا اعلان کرتا ہے۔

امیر کی اطاعت اس قدر لازمی چیز ہے کہ قرآن کریم میں جہاں اطیعو اللہ واطیعو الرسول کہا گیا ہے وہاں "اولو الامر" کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اپنے امیر کی اطاعت کرو اور حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ امیر کی اطاعت کو لازم جانو چاہے وہ چھوٹے سر والا حبشی ہی کیوں نہ ہو یعنی حسب ونسب، مال ودولت، اور شکل وصورت کے لحاظ سے کتنا تم سے پیچھے کیوں نہ ہو، مگر جب امیر بنالیا گیا تو اب اس کی اطاعت لازم ہے اس لئے جو ساتھی بھی جماعت کے اہم عہدے پر لایا جائے پھر اس کی اطاعت ضروری ہے۔ تاہم یہ بات ضرور ذہن میں رہے کہ امیر کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں نہیں ہوگی۔ بلکہ امیر کو بتایا جائے کہ یہ کام دین کے خلاف ہے۔ وہ خود بھی اس سے بچے اور ہمیں بھی اس کی طرف مت دعوت دے۔

امراء بھی کام مشورہ سے کریں :

جس شخص کو امیر بنایا جائے یعنی جماعت کی ذمہ داری کا بوجھ اس کے کندھوں پر ڈالا جائے تو ہر اہم کام کرنے سے قبل یا کسی فیصلے کا اعلان کرنے سے قبل ذمہ دار احباب سے ضرور مشورہ کرے، اس کے لئے مشورہ میں خیر ہی خیر ہے اور پھر مشورہ سنت رسول

Scanned with CamScanner

ﷺ ہے۔ آپ دیکھیں کہ حضور اکرم ﷺ کو باوجود اللہ کے رسول اور نبی ہونے کے قرآن حکیم میں کہا گیا ہے وشاورھم فی الامر کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشورہ میں شامل کیا کریں۔ پھر خود حضور ﷺ نے ہمیشہ مشورہ کو اہمیت دی ہے۔ لہٰذا امیر کے لئے لازم ہے کہ وہ مشورہ کے ساتھ قدم اٹھائے اور جب کسی بات پر آراء کا اختلاف ہو تو کوشش کی جائے کہ زیادہ مناسب اور مفید رائے پر دوسرے ساتھیوں کو مائل کیا جائے ورنہ اکثریتی رائے پر اگر قرآن وسنت کے متضاد نہ ہو تو عمل کیا جائے۔ ہاں اگر اکثریت کی رائے دین کے خلاف ہو تو اس پر عمل ہرگز نہیں کیا جائے گا۔

اس کے بعد جس بات پر فیصلہ ہو جائے اسے ہر ایک کو قبول کر لینا چاہئے اور مشورہ کی مجلس کے اختتام پر فیصلہ کے مطابق کام کرنے کا جذبہ لے کر اٹھنا چاہئے اور کبھی بھی اس بات کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کہ میری رائے کو تسلیم نہیں کیا گیا۔

میرے محترم ساتھیو !۔۔۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ جب تک آپ اپنے مشن کی صداقت پر کامل و پختہ یقین رکھتے ہوئے اخلاص و للٰہیت کے ساتھ امیر کی اطاعت میں نظم وضبط کے ساتھ کام نہیں کریں گے اور اپنے کردار و عمل کو اصحاب رسول کے طریق کے مطابق نہیں ڈھالیں گے اس وقت تک نہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہو سکتی ہے نہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا میری ان معروضات پر بار بار غور کریں، انہیں سمجھیں اور ان پر عمل کریں تا کہ ہم حوادثات و مصائب کے موجودہ منجدھار سے کامیابی کے ساتھ باہر آئیں اور پہلے سے بڑھ کر بلند حوصلوں سے جماعت کا کام کریں اور منزل مقصود کی طرف تیزی سے بڑھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(ماخوذ از خطبات جرنیل)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ کفریہ نظریہ کے خلاف ایک ردِعمل ﴾

سپاہ صحابہؓ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

دوسری دینی جماعتوں کی موجودگی میں سپاہ صحابہؓ کی کیا ضرورت تھی؟

جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، جمعیت علماء پاکستان، سوادِ اعظم اہل سنت اور دیگر مذہبی جماعتوں کی موجودگی میں سپاہ صحابہؓ کیوں بنی؟ یا اور اس قسم کے بے شمار سوالات عوام الناس کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں اور بعض لوگ تو یہاں تک کہنے لگتے ہیں کہ جب دوسری دینی اور مذہبی تنظیمیں موجود ہیں تو سپاہ صحابہؓ کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

قارئین کرام! بنیادی طور پر یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس دنیا میں ہر عمل کا ایک ردِعمل ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کو گالی دیں گے تو سامنے والے کی طرف سے خیر کی توقع نہ رکھیں۔ اگر آپ کسی کے ساتھ زیادتی کریں گے تو وہ اس پر آپ کے خلاف احتجاج ضرور کرے گا۔ اگر آپ کسی کے مال پر ناجائز قبضہ کریں گے تو اس پر صدائے احتجاج ضرور بلند کرے گا۔ آپ لوگوں کے حقوق غصب کریں اور چاہیں کہ وہ اس پر خاموش رہیں۔ آپ دوسروں کی عزت و وقار کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان سے توقع کریں کہ وہ آپ کی عظمت کو تسلیم کریں۔

یہ سوچ، یہ فکر عبث ہے، آپ جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے، ہر عمل (Action) کا ایک ردِعمل (Re-action) ضرور ہوگا۔ بعض لوگ سپاہ صحابہؓ کے وجود کو دیکھ کر تو کہتے ہیں کہ دوسری مذہبی اور دینی جماعتوں کے ہوتے ہوئے سپاہ صحابہؓ کی کیا ضرورت تھی لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ سپاہ صحابہؓ محض جذبات کی پیداوار نہیں بلکہ ایک ردِعمل ہے۔

ایک شخص مسلسل آپ کے والد کی شان میں گستاخی کر رہا ہے آپ اسے سمجھاتے ہیں۔ لیکن وہ باز نہیں آتا بلکہ وہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ کہتا ہے کہ "میں آپ کے والد

صاحب کو گالی دینا عبادت سمجھتا ہوں اس لئے مجھے گالی سے کوئی نہیں روک سکتا" تو آپ آخر کب تک برداشت کریں گے؟ جب پانی سر سے گزر جائے گا اور آپ کی کوئی نصیحت اس پر اثر انداز نہیں ہوگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کا ہاتھ اور اس کا گریبان۔ والد کا مقام و مرتبہ، عزت و وقار مسلم ہے۔ لیکن ہمارے آقا و رسول اللہ ﷺ اور آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے عظیم المرتب صحابہ کرامؓ وہ ہستیاں ہیں کہ ہمارے والدین، احباب، رشتہ دار سب کے دنیا کے تمام اولیاء کرامؒ مل کر بھی کسی ایک صحابیؓ کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اس لئے کہ ان کی نسبت حضور ﷺ سے ہے۔ اور یہ نا قابل انکار حقیقت ہے کہ جس چیز کی نسبت حضور ﷺ کے ساتھ ہو جائے وہ چیز ادنیٰ ہونے کے بجائے اعلیٰ بن جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں آنے کی وجہ سے انہیں، وہ عزت ملی کہ رشک ملکوت بن گئیں۔ ابو بکرؓ آئے تو صدیق اکبرؓ بن گئے۔ عمرؓ آئے تو فاروق اعظم بن گئے۔ عثمانؓ آئے تو وہ ذوالنورین بن گئے۔ علیؓ آئے تو حیدر کرار بن گئے۔ بلالؓ آئے تو موذن مسجد نبوی ﷺ بن گئے۔ ابو ہریرہؓ آئے تو حافظ الحدیث بن گئے۔ عبداللہ ابن مسعودؓ آئے تو فقیہ الامت بن گئے۔ عبداللہ بن عباسؓ آئے تو مفسر قرآن بن گئے۔ ابی بن کعبؓ آئے تو استاذ القراء بن گئے۔ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ آئے تو نبی ﷺ کی دعاؤں کے مستحق بن گئے۔ جن عظیم ہستیوں نے بارگاہ رسالت ﷺ سے وہ فیض حاصل کیا کہ خود نبوت ﷺ پکار اٹھی کہ اگر دنیا میں کوئی راہ ہدایت پر گامزن ہونا چاہتا ہے تو میرے صحابہؓ کا دامن تھام لے کامیابی و کامرانی اس کے زیر قدم ہوگی، جن کی تربیت کرنے کے بعد خود نبوت ﷺ نے اعلان کیا کہ.....اے لوگو! میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور میرے بعد انہیں مشق طعن نہ بنانا کہ جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں۔ جب ان کی پاک، مقدس، مبارک اور باعزت شخصیات کو پاکستان کی سرزمین پر کھلے عام گالیاں دی جانے لگیں اور ایک طبقے نے

Scanned with CamScanner

تلامذہ ورسالت ﷺ کے خلاف زبان طعن دراز کرنا شروع کی اور تحریر وتقریر میں صحابہ کرامؓ کو کافر منافق، مرتد، زندیق، اور جہنمی کہا جانے لگا تو اب ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی غلط تحریر وتقریر کا راستہ روکا جائے۔ لیکن اس کار خیر کے لئے کون آگے بڑھے؟ کون ایسی غلیظ زبانوں کو روکے؟ کون ایسی مغلظات پر مبنی تقریروں پر پابندی لگائے؟ کون اپنی جان کو خطرات میں ڈال کر صحابہ ؓ کی ہستیوں کا دفاع کرے؟ بلاشبہ عزت مند مسلمان صحابہ ؓ کرام کا دل سے احترام کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے دامن رسالت سے وابستہ ہونے والی ایسی مقدس شخصیات کے خلاف بدزبانی برداشت نہیں کرسکتا لیکن صحابہ ؓ کرام کی کردار کشی کرنے والا گروہ ایک منظم اور سازشی گروہ تھا دل ہی دل میں ہر مسلمان کڑھتا تھا کہ صحابہ ؓ کرام جیسی مقدس شخصیات اب اتنی لاوارث ہو چکی ہیں کہ پورے ملک میں بھی ان ہستیوں کا دفاع کرنے کے لئے آگے بڑھنے کو تیار نہیں۔ کیا صحابہ کرامؓ کو ایسی گالیاں دی جاتی رہیں گی؟ نہیں...... نہیں...... نہیں۔ پنجاب کے ایک پسماندہ علاقے...... جھنگ سے ایک کمزور جسم والا لیکن جرأت مند و بہادری کا نشان علامہ حق نواز شہیدؒ میدان عمل میں آیا اور دشمنان صحابہ کرامؓ کو ان کے گھروں میں جا کر للکارا کہ اب بہت ہو چکی، صحابہ کرامؓ کے خلاف بدزبانی حد سے متجاوز ہو چکی، اب مزید برداشت کی گنجائش نہیں ہے اگر ملک بھر میں کوئی فرد و بشر، ناموس صحابہ کرامؓ کے دفاع کے لئے میدان میں نہیں آیا تو دشمن خوش نہ ہو، حق نواز، اگر چہ جسامت کے اعتبار سے کمزور ہے، لیکن غیرت و مذہبی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمنان صحابہ کرامؓ کو یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے وارث مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور صحابہ کرامؓ کی عزتوں کا تحفظ کرنا جانتے ہیں۔

جب صحابہ کرامؓ کی توہین وتذلیل معمول بن گئی اور ایران میں خمینی کے انقلاب کے بعد پاکستان میں ایرانی تحریر کھلے عام فروخت اور تقسیم ہونے لگی جس میں صحابہ کرامؓ کو دنیا کا ارذل ترین گروہ اور اسلام کا دشمن ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ خمینی اور باقر مجلسی کی

Scanned with CamScanner

کتابیں حق الیقین، کشف الاسرار، حکومت اسلامیہ، تذکرۃ الائمہ جیسی غلیظ کتب منظر عام پر آ چکی ہیں اور اس کفر کا راستہ روکنے کے لئے کسی دینی، مذہبی یا سیاسی، جماعت نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کیا تو بالآخر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء کو جھنگ کی سرزمین پر سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھی اور یہ فیصلہ کرلیا کہ میں جان تو قربان کردوں گا مگر دشمنان اسلام شیعہ کی ناک میں نکیل ڈال کر رہوں گا۔

اگر کوئی دوسری جماعت، تنظیم یا انجمن اس ضرورت کو محسوس کرتی اور دشمنان صحابہؓ کی زبان طعن کو منظم طریقہ سے بند کرنے کی کوشش کرتی تو سپاہ صحابہؓ کے نام سے جماعت کے وجود میں لانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن جب اس ضرورت کو کسی نے محسوس نہ کیا اور دوسری طرف سے صحابہ کرامؓ کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعے ایک طوفان بدتمیزی برپا تھا تو اس طوفان کو روکنا ضروری تھا جس کے لئے سپاہ صحابہؓ وجود میں آئی اور اس نے دشمنان صحابہؓ کی حیثیت متعین کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صحابہ کرامؓ کے خلاف بدزبانی کرنے والا آج منہ چھپاتا پھر رہا ہے، سپاہ صحابہؓ اسے ہر فورم پر دعوت دیتی رہی ہے کہ وہ اپنا اسلام ثابت کرے لیکن وہ کسی فورم پر آنے کو تیار نہیں۔ اسلئے کہ ۱۴ صدیوں کی تاریخ میں سپاہ صحابہؓ وہ پہلی جماعت جس نے دنیائے رفض اور شیعت کا راستہ اس قوت اور منظم انداز سے روکا ہے اور اسے بیچ میدان میں للکارا ہے کہ اب شیعہ کسی بھی فورم پر اپنا ایمان ثابت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے اور نہ ہی اس میں اتنی ہمت ہے کہ اہل حق کے چیلنج کو قبول کر سکے۔

(سپاہ صحابہؓ کے مقاصد و اہداف)

سپاہ صحابہؓ کی تشکیل کا پس منظر اور وجوہات آپ کے علم میں آ گئیں۔ اس لئے سپاہ صحابہؓ کے اہداف و مقاصد اور مطالبات کا اندازہ لگانا آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں پھر بھی ایک جائزہ پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ سپاہ صحابہؓ کیا چاہتی ہے؟

Scanned with CamScanner

(پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے)

برطانیہ میں اس وقت دو فرقے پروٹسٹنٹ (Protestant) اور کیتھولک (Catholic) موجود ہیں اس کے علاوہ بھی ان کے چھوٹے چھوٹے فرقے ہیں۔ لیکن اکثریتی فرقہ پروٹسٹنٹ ہے۔ لہٰذا پورے برطانیہ میں اصول کے مطابق ان کا پبلک لاء (Public law) اسی فرقے کے عقائد کے مطابق ہے حالانکہ برطانویوں کی مذہبیت بھی آج کے دور میں برائے نام سی ہے۔ چنانچہ خود ملکہ الزبتھ کیتھولک فرقے سے ہے۔ مگر وہ اکثریتی آبادی کے قانون کی پابند ہیں۔ اسی طرح ایران میں اکثریتی آبادی شیعہ فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔ وہاں اہل سنت کی واضح آبادی ہے جو تیس سے چالیس فیصد کے لگ بھگ ہے ان کو پبلک لاء میں تو بھلا کیا حیثیت ہوگی انہیں تو اپنی عبادت کے لئے مساجد و مکاتب تعمیر کرنے کی بھی اجازت نہیں، انہیں تعصب کی چکی میں پیا جاتا ہے۔

وہاں خالصتاً شیعہ عقائد کے مطابق نظام وضع کیا گیا ہے غرض یہ کہ کوئی ملک مذہبی آزادی کے نام سے یہ احمقانہ حرکت کرنے پر تیار نہیں کہ ملک میں دو پبلک لاء نافذ کرے اگر ایسا بھی کیا جائے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ مذہبی آزادی کا مفہوم تو پرسنل لاء میں ہی محفوظ ہو سکتا ہے سوچئے کہ ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے اہل سنت والجماعت کی ۹۵ فیصد آبادی کے عقائد و طرز زندگی کو حنفی فقہ کا نفاذ کس طرح نظر انداز کئے رکھا اور یہاں کس طرح بھانت بھانت کی بولیاں اور رنگ رنگ کے راگ الاپے گئے۔ فرقہ پرستی کا بھوت جس کا خوف ہر ایک حساس آدمی پر سوار ہے اس کا معقول حل اس کے سوا کیا ہے کہ مسلم اکثریت کو مطمئن کرنے کے لئے ان کا پبلک لاء نافذ اور دوسروں کے حقوق کا تحفظ بھی رکھا جائے۔ خلفاء راشدینؓ کے ایام سرکاری طور پر منانے چاہیے، قومیں اپنے محسنوں اور قومی مذہبی ملی شخصیات کے ایام سرکاری طور پر منا کر ان کے کارناموں کو اجاگر کرنے کا سامان کرتی ہیں جس سے ان کے کارنامے بھی زندہ رہتے ہیں اور اپنی بقاء بھی اسی میں مضمر ہے۔

Scanned with CamScanner

خلافت راشدہ کا دور اس کائنات میں نبوی ﷺ دور کے بعد درخشندہ ترین دور ہے۔ خلفاء راشدین ؓ کا طرز حکومت نبوی ﷺ دور کا ہی نمونہ ہے۔ جو سادگی، رعایا پروری کی بالیدگی، سکون و چین کی بہاری کا عظیم شاہکار دور ہے۔ خلفائے راشدین ؓ کی زندگیاں دنیا کے حکمرانوں کے لئے نمونہ حیات کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کی تعلیمات اور بساط زندگی کی عطر بیزی سے ایک زمانہ منور و معطر ہے۔

ان کی پاکیزہ حیات کے شب و روز انتہائی قابل فخر اور قابل تقلید ہیں، ان کی بیشتر اصلاحات سے غیر مسلموں نے بھی وافر حصہ پایا ان کے کارناموں کو اقوام عالم کی تاریخ میں بڑا امتیازی مقام حاصل ہے، غیر مسلمانوں نے بھی کھلے دل سے ان کے کردار کے عظمتوں کے گن گائے ہیں۔

پاکستان جیسی نظریاتی مملکت میں سوائے عاشورہ محرم کے جب کہ اسے نادار رنگ دے کر اور اس میں کئی قسم کی آمیزش کر کے حضرت حسین ابن علی ؓ کی شہادت کے طور پر منایا جارہا ہے، باقی تمام خلفاء کرام کے ایام جیسے وہ ہمارے ورثہ ہی نہیں نظر انداز ہیں۔

"سپاہ صحابہ" کا مقصد یہ ہے کہ ان کے سنہری دور کے کارناموں سے قوم کو آشنا کرنے کے لئے ان کے ایام سرکاری طور پر ذمہ داری سے منائیں جائیں۔

☆☆ خلفائے اسلام ؓ کے ایام وفات و شہادت ☆☆

- حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ — ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ
- حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ — یکم محرم الحرام ۲۳ھ
- حضرت سیدنا عثمان غنی ؓ — ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ
- حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ — ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ
- حضرت سیدنا امیر معاویہ ؓ — ۲۲ رجب المرجب ۶۰ھ

شیعہ کے ماتمی جلوسوں پر پابندی ہونی چاہئے اس وقت ایران، شام،

Scanned with CamScanner

عراق اور لبنان کے بعض صوبوں میں آبادی کے ۵۵ سے ۶۰ فیصد تک کا مذہب شیعہ ہے۔ ان تمام ممالک میں عاشورہ محرم میں ماتمی جلوسوں کی کہیں بھی ماتم کا تصور سرے سے موجود ہی نہیں، نامعلوم یہ غلط رسم اور فتنہ سامانیوں کی آماجگاہ یہاں کیسے مذہب کا اہم حصہ اور جزو لاینفک بن گئی۔ شیعہ کے ماتمی جلوس ہر سال مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے لئے ہولناک مسائل اور مصائب لے کر آتے ہیں، جو کئی زخم چھوڑ جاتے ہیں اس سے حکومت اور عوام ابھی تک سبکدوش نہیں ہو پاتے کہ نیا محرم ایک نئی لہر لے آتا ہے۔ ان خنجر بردار آتش پا مسلح جلوسوں میں اسلام کی مقدس ہستیوں پر تبرا بازی کی جاتی ہے مساجد کی بے حرمتی کی جاتی ہیں شام دن اور راتیں آلام کا ایک پہاڑ گراتی چلی جاتی ہیں۔

حکومت اگر فرقہ واریت اور نفرتوں کے بیج اکھاڑنا چاہے تو ان جلوسوں کو جن کا مذہب اخلاق، قانون و شریعت سے کوئی تعلق نہیں فوری بند کر دے ایک سروے کے مطابق ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک محرم الحرام کے دوران نکلنے والے مسلح ماتمی جلوسوں کی وجہ سے جو شیعہ سنی فسادات ہوئے ہیں یا جو لوگ اس قسم کی آویزش کی نذر ہو کر ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد ہزاروں ہے اور لاکھوں زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوتا رہا مقدمات میں تین لاکھ سے زیادہ افراد کی گرفتاریاں ہوئیں اور کروڑوں روپے کی جائیدادیں و املاک تباہ ہوئیں جب کہ یہ جلوس شیعوں کی نظر میں بھی عبادت نہیں شرارت ہیں۔ سپاہ صحابہؓ کا موقف یہ ہے کہ یہ بند کر دیئے جائیں تاکہ خس کم جہاں پاک۔ ورنہ انہیں ان کے عبادت گاہوں تک محدود کر دیا جائے۔

(شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا)

۱۔ سپاہ صحابہؓ ملک میں قرآن و حدیث کے منکرین، قرآن مقدس کو فرسودہ، تحریف شدہ، یا ابوبکرؓ و عمرؓ کی تبدیل کردہ ایک غیر معتبر کتاب قرار دینے والے، ختم نبوت ﷺ کے منکرین، اپنے بارہ اماموں کو نبیوں کے اوصاف کے حامل بلکہ بعض انبیاء سے بھی افضل و

برزمانے والے، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اور امہات المومنینؓ پر سب وشتم کرنے والے، متعہ، تقیہ، بداء، تبرا، جیسی قبیح باتوں کا اسلام کے مقدس دامن پر دھبہ ڈالنے والے شیعہ کو قانونی آئینی کافر قرار دلوانا چاہتی ہے۔

مذہب حقہ کے تسلیم شدہ اصولوں میں سے کسی کی نفی کرنے والے یا قرآن و حدیث کی روشنی میں امت کے مسلمہ اصولوں سے انحراف یا تاویل کر کے امت کے اثاثے کو ناقابل اعتبار ٹھہرانے والے، خیرالقرون پر عدم اعتماد کا نظریہ رکھنے والے گمراہ فرقوں کا قانونی محاسبہ اور ان جیسی گمراہ کن تحریکوں کے خلاف حکومتی سطح پہ کاروائی چاہتی ہے۔

(نظام خلافت راشدہ کا احیاء)

ستاون (57) سال قوموں کو اپنی قسمت کی تبدیلی کے لئے بڑی مہلت ہوتی ہے مگر اس قوم نے اپنی اثاث سے غفلت برت کر ملک کی قسمت بنانے کے بجائے بگاڑنے کے طور طریقے اپنائے رکھے۔ اسلام کا نعرہ دے کر جس قوم کو بنائے پاکستان میں خون پیش کرنے، اپنی تباہیاں و بربادیاں دیکھنے، لٹنے پٹنے، اپنی بنی بنائی املاک چھوڑنے پر آمادہ کیا گیا تھا، اس کی ایک عظیم اکثریت اسلامی نظام کی منتظر ترستی جا چکی ہے اور باقی ماندہ مایوسی کے دوراہے پر کھڑی ہے، جبکہ نئی نسل کو اور ہی قسم کی تسلیاں دی جا رہی ہیں، کبھی اسلامی نظریاتی کونسل کبھی مشاورتی کمیٹیاں اور
اسلام کا بالکل نیا ایڈیشن نکال کر ایک اور فتنہ کھڑا کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر فضل الرحمن نامی ایک مذہب دشمن کو قوم پر مسلط کیا گیا، غلام احمد پرویز کے نرالے نظریات کو اصلی اسلام قرار دینے کی سعی کی گئی، حکمرانوں نے اسلام، قرآن، عشق ﷺ کے دعووں اور اخباری اور دیگر ذرائع ابلاغ ریڈیو، ٹی وی کے تبصروں کے ذریعے اس ستاون سال کے عرصے سے اسلام کے ساتھ مذاق کیا، اگر اللہ تعالیٰ کا خصوصی رحم و کرم نہ ہوتا اور اہل حق علماء صلحاء اور مبلغین کی کاوشیں سدراہ نہ ہوتیں، تو شاید پاکستان میں حقیقی

Scanned with CamScanner

اسلام کی شکل بھی مسخ ہو چکی ہوتی اور "خاکم بدہن" ہم عذاب الٰہی کے حق دار قرار پاتے۔ بہر حال مقصد یہ ہے کہ اگر پاکستان میں حقیقی اسلامی نظام عدل جس کی عملی نفاذ کی شکل خلفاء راشدینؓ کے سنہری، روحانی اور ایمانی دور میں ہے، کو نشانِ منزل قرار دیا جاتا اور مخلصانہ نفاذ کی کوشش کی جاتی تو جو صورت حال اب ہے ایسی ہرگز نہ ہوتی مگر یہاں تو کھیل ہی عجیب طرح کے کھیلے گئے جن میں منشیات اور دیگر حرام ذرائع کو فروغ ملا، بلکہ یہاں شراب خانے، قحبہ خانے، جیل خانے، عقوبت خانے اور اسلحہ خانے تعمیر ہوتے رہے اب بھی جب تک پورے خلوص سے نظام خلافت راشدہؓ جسے نظام شریعت، حکومت الٰہیہ، نظام مصطفیٰ ﷺ وغیرہ کے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے، نافذ نہ کیا گیا، تو ملک کی جو حالت ہے، اس میں خیر و برکت اور امن وامان کی امید محض واہمہ ہوگا۔ سپاہ صحابہ کرامؓ کا یہ مطالبہ ملک کی بقاء کا مطالبہ ہے اور یہ سپاہ صحابہ ہی کا نہیں سب مسلمانوں کا نصب العین ہونا چاہیے۔

غیر ملکی مداخلت اور مذہبی جانبداری ختم کرنا پاکستان کی تاریخ میں آزادی کے باوجود غیروں کی مذہبی، تمدنی، اخلاقی اثر پذیری نے ہمیشہ ہم پر ڈیرے جمائے رکھے، ہندو سے آزادی کے باوجود ہندوانہ رسوم ابھی تک اس طرح موجود ہیں۔ وہی ہولی، دیوالی وغیرہ کی نقل، سہرا، گانا، پتنگ بازی، مہندی وغیرہ، انگریز کی نقالی حجامت ولباس اور وضع قطع میں اور رہن سہن میں۔

وضع میں ہو تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

ملک میں کسی دوسری ملک کے سفارتخانے کی مداخلت بے جا میں ایرانی سفارتخانہ سب سے بازی لے گیا، ایرانی سفارتخانہ ثقافتی پروگراموں کی آڑ میں رافضی تہذیب کو عام کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ فارسی زبان کی ترویج کے عنوان سے "خانہ فرہنگ ہائے ایران" نے پشاور، کراچی، لاہور، حیدرآباد، پنڈی، ملتان اور بھاولپور میں بڑے بڑے مرکز کھول رکھے

Scanned with CamScanner

بھر حقیقی مقصد جواب مخفی نہیں رہا، ایرانی اسلحہ سپلائی کرنا اور قابل اعتراض سرگرمیوں پر پردہ پوشی اور نا قابل برداشت قسم کے لٹریچر کی تقسیم ہے۔ لاکھوں روپے شیعہ ذاکرین، مدارس، مکاتب اور اداروں کو دیا جاتا ہے، جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ایرانی تخریب کاروں کی سرگرمیوں کی خبریں آئے دن اخبار میں آتی رہتی ہیں، جو ہمارے ان خیالات کا بین ثبوت ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں بے نظیر حکومت کی برطرفی کے بعد بے نظیر حکومت کے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر خان کا انٹرویو جنگ اور دوسرے اخبارات میں شائع ہوا، جس میں انہوں نے کہا کہ "شیعوں کی تمام تنظیموں کو اسلحہ ایران فراہم کرتا ہے۔ ایجنسیوں کے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں اور سنیوں کی جماعتوں کو بیرون ملک سے کوئی امداد نہیں آتی"۔

لہذا سپاہ صحابہؓ کا یہ جائز مطالبہ ہے کہ ایرانی سفارتخانوں کی قابل اعتراض سرگرمیوں کو سفارتی آداب کا پابند کیا جائے۔

(قومی اعزازات اعیانِ امت کے نام سے معنون ہونے چاہئیں)

ملک میں بہادری و جرأت کو صرف حضرت علیؓ تک محدود کر دینا صحیح نہیں، کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنی ذوالنورینؓ، ابو عبیدہ بن جراحؓ، سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، طلحہؓ، زبیرؓ وغیرہ میں سے کوئی اس قابل نہیں سمجھا جا سکتا، کیا یہ ہمارے ہیرو نہیں ہیں؟ ان کو نظر انداز کرنے کی کیا وجہ ہے، فوجی نہیں تو سول اعزازات کو ان حضرات کے ناموں سے نسبت دی جا سکتی ہے، اس لئے سپاہ صحابہؓ کا موقف یہ ہے کہ تمام امتیازی اوصاف کے تمغہ جات و اعزازات نبی کریم ﷺ کے احباء و اصحابؓ کی طرف منسوب کر کے اہل سنت کی حق رسی کی جائے اور ہمارے مذہبی تشخص کو مٹانے کی روش ترک کی جائے۔

(انبیاءؑ، صحابہ کرامؓ، اہلبیت عظامؓ کے گستاخ کو سزائے موت ہونی چاہیے)

یہ اتنا بدیہی مسلمہ اخلاقی و عقلی اور مذہبی اصول ہے، جس کا کوئی بھی انسان انکار

Scanned with CamScanner

نہیں کر سکتا، جو ذوات مقدسہ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں اور جن سے ہر ہماری مذہبی تشخص کا مدار ہے، ان کی حیثیت کا ہی سرے سے انکار کر دیا جائے یا انہیں گالی بکی جائے ان کے ہی ایمان کا انکار کر دیا جائے انہیں برا بھلا کہنا نہ یہ کہ صرف جائز بلکہ الٹا کار ثواب اور اول درجہ کی نیکی تصور کیا جائے، اس قسم کے نقطۂ نظر کے گھناؤنا پن پر بھلا کسی کو شک و شبہ کی گنجائش ہے، ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ انبیاء، خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرامؓ و اہل بیت ازواج مطہراتؓ کی ذوات قدسیہ کی عزت و حرمت بلا کسی امتیاز و ترتیب کے قانوناً محفوظ قرار دی جائے، اور گستاخ کے لئے سزائے موت یا عمر قید تجویز کی جائے اس میں کسی رعایت کی گنجائش نہ رکھی جائے۔

حاصل گفتگو :

آخر میں تمام شعبہ ہائے زندگی اور تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں سے گزارش ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے موقف اور مشن کو غیر جانبدار اور ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سوچیں اور فیصلہ کریں کہ کیا سپاہ صحابہؓ کے مطالبات ناجائز ہیں؟ کیا سپاہ صحابہؓ دہشت گرد جماعت ہے یا وکیل صحابہؓ ؟

کئی مرکزی قائدین جن میں بانی سپاہ صحابہؓ علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ، علامہ ایثار القاسمی شہیدؒ، علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، مولانا ایثار الحق جھنگوی شہیدؒ، علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ، علامہ عبدالغفور ندیم شہیدؒ، مولانا احسان اللہ فاروقی شہیدؒ، حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ شہیدؒ اور سینکڑوں کارکنوں کی شہادت کا بدلہ لینے تک کی بات نہ کی، الحمدللہ سپاہ صحابہؓ وہ کام کر رہی جو اللہ رب العزت نے قرآن میں کیا اور نبی کریم ﷺ نے کیا اور امت کو کرنے کی ہدایت فرمائی یعنی دفاع صحابہؓ۔

لمحہ فکریہ :

شیعت کے من گھڑت عقائد اور خود ساختہ نئی شریعت کے بعد اگر ایرانی حکومت یا

Scanned with CamScanner

دنیا بھر کے شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اسی طرح اصرار کرتا چلا آ رہا ہے۔ اور اس کے لئے مدت گزر رہا ہے تو مسلمانوں کی بھی شرعی ذمہ داری ہے کہ ان کے کفر کا اعلان بھی ایسی قوت اور جرأت سے کریں، یہ نہیں کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے کر، دولت کے بل بوتے پر عام کیا جائے۔ تو اس پر مساحمت، چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے، شیعہ عقائد کی تکفیر پوری امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کے لئے پوری امت کا اتحاد عمل میں آیا تھا۔ اسی طرح اب وقت آ چکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہو جانے اور کفریہ عقائد کے منظر عام پر آ جانے کے بعد کسی قسم کی کوتاہی اور غفلت سے کام نہیں لیں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں۔ ورنہ!

لمحوں نے خطا کی.........صدیوں نے سزا پائی۔

حدیث نبوی ﷺ

اے علیؓ: میری امت میں ایک گروہ ہوگا، جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے گا۔ (صحابہؓ پر) طعن و تشنیع ان کی علامت ہوگی۔ ان کو رافضی کہا جائے گا۔ ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہونگے۔

سپاہ صحابہؓ صحابہ کرامؓ کی عظمت کو جو کہ درحقیقت اسلام کی عظمت ہے، اس کا دفاع اور پرچار کر رہی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ کا موقف حق پر مبنی ہے تو اس کا ساتھ تمام تفرقات اور فروعی اختلاف سے بالاتر ہو کر دیجئے۔

اگر آپ سپاہ صحابہؓ کے کارکن نہیں بن سکتے تو کم از کم اس راہ میں رکاوٹ بھی نہ بنیں اور کسی نہ کسی درجہ میں تعاون کریں انشاء اللہ آپ کے لئے یہ کام روز آخرت نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ اور امی عائشہ صدیقہؓ کے قریب ہونے کا سبب بنے گا۔

انشاء اللہ...........ثم انشاء اللہ

Scanned with CamScanner

☆ زمانہ فساد میں نجات کا راستہ اور دین کے لئے معیار حق صحابہ کرامؓ ہیں ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی سب کے سب جہنم میں جائیں گے،

مگر ایک جماعت، عرض کیا گیا وہ جماعت کونسی ہوگی؟

فرمایا: جس طریقے پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔ (ترمذی)

خدائی دستاویز یعنی قرآن اور محمدی مشعل یعنی احادیث کے جواہرات کو سمجھنے کے لئے اسی عہد کے لوگوں کو رہنما تسلیم کریں، اپنی اپنی بولیاں بند کر کے انہی کرنوں سے صحن چمن کو منور کریں، جو آفتاب رسالت ﷺ سے صحابہ کرامؓ کی صورت میں روشن ہیں۔ روشنی کے ان میناروں کے بغیر ہدایت الٰہی اور احکام محمدی کی ضیاپاشی کا تصور کرنا جہاں خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے، وہاں ہدایات ابدی کا سچا مفہوم اور حقیقی معنی سمجھنے میں غلطی کا شدید خطرہ ہے، پھر فتنوں کے دور آشوب اور گمراہیوں کے نشیب و فراز میں ایک مسلمان کے لئے صحابہ کرامؓ ہی ایسی ہستیاں ہیں جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی حقیقی اور اس کے اصلی تقاضے کو من و عن دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

تمت کتاب ہذا بالخیر

☆☆☆☆

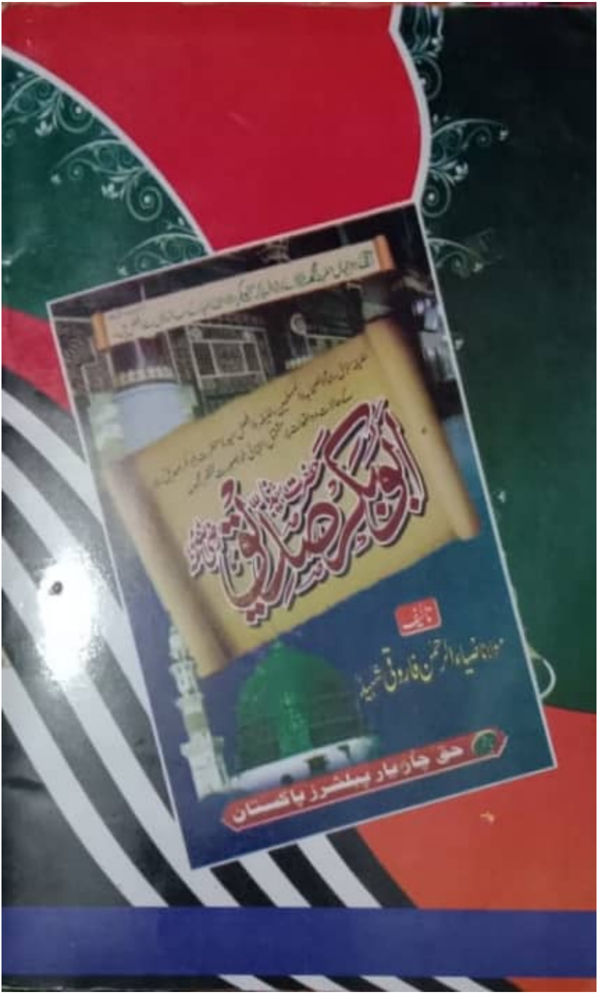

Scanned with CamScanner